اتوار
12- نومبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 254 اتوار 18 جمادی الثانی-1416ھ' 12 نبوت 1374ھش' 12-نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب ایمان ہر قسم کے تکبر سے بچتا ہے

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 213)

صفات باری تعالیٰ کا مظہر بننے کیلئے ہر پہلو سے نفسانیت کو مٹانا ہو گا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وہ تمام صفات جو رحمانیت کی راہ میں روک بنتی ہیں وہ کثافتیں ہیں جن کے ہوتے ہوئے رحمانیت انسان کے وجود میں جلوہ گر نہیں ہو سکتی۔ وہ کون کون سی صفات ہیں جن کا رحمانیت سے تضاد ہے' یہ بھی ایک مضمون ہے۔ پہلے میں آپ کو یہ سمجھا رہا تھا کہ رحمانیت سے تعلق رکھنے والی وہ کون سی صفات ہیں جو مخلوق میں موجود تو ہیں لیکن انہیں صیقل کرنا' انہیں چمکانا' انہیں ابھار کر اپنا کر اپنے وجود کا ایک جزو بنا لینا یعنی عمداً کوشش کرنے کے بعد ان صفات کے ساتھ جو وجود میں موجود ہیں کلیتہً ہم آہنگ ہو جانا یہ وہ مضمون ہے یہ وہ مقصد ہے جس کی خاطر انسان کو پیدا کیا گیا۔

(-) بتایا گیا ہے کہ تمہارے مقاصد ان قوموں کے مقاصد سے بہت زیادہ وسیع' بہت زیادہ بلند اور بہت زیادہ عظیم ہیں۔ پہلی قومیں اگر خدا کی چند صفات کی مظہر بنی تھیں تو تمہیں تمام صفت باری تعالیٰ کا مظہر ہونا ہو گا۔ اس لئے ہر پہلو سے اپنی نفسانیت کو مٹانا ہو گا۔ یہ نفسانیت کا مٹانا اگر میاں بیوی کے تعلقات میں نظر نہ آئے' باپ بیٹے کے تعلقات میں نظر نہ آئے۔ ساس بہو کے تعلقات میں نظر نہ آئے' خسر اور بہو یا داماد اور ساس اور سسر کے تعلقات میں نظر نہ آئے تو یہ رحمانیت کی باتیں یہ صفات باری تعالیٰ کے تذکرے یہ سارے فرضی قصے ہیں ان کے نتیجے میں پھر آپ کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔

(-) ولایت کا مضمون صفات باری تعالیٰ کو سمجھنے سے تعلق نہیں رکھتا' ان کو اپنی ذات میں جاری کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ تفصیل کے ساتھ ان کو سمجھ کر ہمیشہ اپنی ذات کی نگرانی سے تعلق رکھتا ہے کہ جہاں جہاں ان کے اطلاق میں کمی ہے وہاں ان کو ہیں پوری طرح اطلاق کر کے

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب لکھتے ہیں۔

مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور (وفات یافتہ) کے بیٹے مکرم چوہدری عزیز فضل اللہ صاحب آفیسر شاہ تاج شوگر ملز لاہور کی اہلیہ محترمہ محمودہ چوہدری صاحبہ دختر حضرت ڈاکٹر محمد دین صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ 95-10-30 کو انتقال کر گئیں۔ بعد عصر بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مربی سلسلہ احمدیہ مکرم محمد یونس صاحب نے جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد شفیع خالد صاحب مراقب خدام الاحمدیہ پاکستان لکھتے ہیں۔

مورخہ 95-11-1 بروز بدھ میرے بڑے حقیقی بھائی مکرم احمد بشیر صاحب ابن مکرم اللہ یار صاحب چک 152 شمالی ضلع سرگودھا عمر 53 سال ایک حادثہ میں رحلت فرما گئے ہیں۔ اسی روز مکرم یعقوب احمد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی مکرم مربی صاحب نے کرائی۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

○ مکرم ساجد محمود صاحب باجوہ آف کینیڈا ابن مکرم چوہدری محمود احمد باجوہ صاحب زعیم انصار اللہ دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ امتہ المتین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب وڑائچ آف دارالرحمت شرقی "ب" ربوہ سے مبلغ/8000 کینیڈین ڈالر حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک میں مورخہ 21 ستمبر 1995ء بعد عصر پڑھا مکرم ساجد محمود صاحب باجوہ مکرم سلطان علی صاحب باجوہ کے پوتے اور عزیزہ امتہ المتین صاحبہ محترم چوہدری شاہ محمد صاحب وڑائچ کی پوتی ہے۔

جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ کوئی بڑا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے آپ کو چھوٹا نہ بنائے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

12- نبوت 1374 ھش   12 - نومبر 1995ء

خدا تعالیٰ ہی سے مانگیں

بعض لوگوں کے دعا سے غافل ہونے کی یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ وہ عام طور پر کہتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔ پھر دعا کا کیا فائدہ لیکن یہ کیفیت اسی وقت تک پائی جاتی ہے جب بات معمولی ہو۔ اور اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی زیادہ فرق نہ پڑتا ہو۔ اگر حالات سنگین ہو جائیں اور انسان اپنے آپ کو لاچار سمجھے تو کوئی شخص بھی یہ کہنے کے لئے تیار نہ ہو گا۔ کہ جو ہونا ہے وہ تو ہو ہی جائے گا۔ وہ ہاتھ پاؤں مارے گا۔ دریا میں گر پڑے تو کبھی نہیں کہہ سکتا کہ زندہ رہنا ہے تو زندہ رہوں گا اور ڈوب کر مرنا ہے تو ڈوب جاؤں گا۔ مجھے کسی کوشش یا دعا کی کیا ضرورت ہے۔ شدید بیمار ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ڈاکٹروں کے پیچھے بھاگ دوڑ میں مصروف کر دے گا۔ یا لوگ اس کے لئے مصروف ہو جائیں گے۔ اس وقت وہ یہ نہیں کہتا کہ کوئی حرج نہیں جو ہونا ہے وہ تو ہو گا ہی۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں ڈاکٹر کے پاس جاؤں یا میں دعا کروں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ حالات کی سنگینی کے ساتھ بھی انسان کو دعا کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ جس خدا کی طرف ہم حالات کی سنگینی کے مواقع پر دوڑتے ہیں اسی خدا کی طرف ہمیں ہر بات کے لئے رجوع کرنا چاہیے۔ یہ اور بات ہے کہ ہم بعض باتوں کے متعلق سمجھیں کہ ہوا ہوا نہ ہوا تو کیا ہوا۔ لیکن ایسی باتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ دنیا میں ایسی کوئی بات نہیں جو انسانوں پر اثر انداز نہ ہوتی ہو۔ ہمارے اپنے حالات ہوں۔ دوسروں کے حالات ہوں۔ ماحول میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ یا کوئی بھی اور بات۔ ہم اس سے ضرور متاثر ہوتے ہیں اور متاثر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات ہمارے لئے مفید بھی ثابت ہو سکتی ہے اور مضر بھی۔ اور اس کا مفید ہونا یا مضر ہونا ہمارے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ہم چاہیں مفید ثابت ہو تو ہو سکتا ہے وہ مضر ثابت ہو۔ ہم کسی اور کے حق میں چاہیں کہ مضر ثابت ہو تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے لئے مفید بن جائے۔ اس کی تاریں کہیں اور سے ہلتی ہیں۔ ان باتوں کا ہونا یا نہ ہونا اور پھر مفید ہونا یا مضر ہونا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگرچہ ہمیں یہ بات نظر تو نہیں آتی لیکن ہماری جسمانی آنکھوں کو کتنی چیزیں نظر آتی ہیں۔ احساسات کب نظر آتے ہیں۔ جذبات کب نظر آتے ہیں۔ ہوا کب نظر آتی ہے۔ تو کیا ہم صرف انہی چیزوں کو مانیں جو ہماری جسمانی آنکھ کو نظر آتی ہیں۔ نہیں ان چیزوں کو بھی ماننا پڑتا ہے جو جسمانی آنکھ سے بہت دور ہیں صرف بصیرت سے ان کا پتہ چلتا ہے۔ دعا بھی ایک ایسی ہی چیز ہے۔ ہر بات کو مفید بنانے کے لئے اور اس کی مضرت رسانی سے بچنے کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف اسی طرح توجہ دینی چاہئے جس طرح سنگین معاملات کے مواقع پر۔ یہی ایک بات ہے جو ہمارے دل میں یہ یقین پیدا کر سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر بات پر قدرت حاصل ہے۔ وہ جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہلتا یہ بھی ہمیں یہ سمجھانے کے لئے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ بھی دنیا میں ہو رہا ہے منفی ہو یا مثبت فائدہ مند ہو یا مضرت رساں۔ اس میں کسی نہ کسی طرح خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے خدا تعالیٰ یہ تو نہیں چاہتا۔ کہ لوگوں کو ضرر پہنچے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ سے یہ توفیق نہیں ملتی کہ کام درست طریق پر کیا جائے تو اس کا غلط انجام ہماری اپنی وجہ سے ہو گا۔ اور منفی کیفیت کو خدا تعالیٰ کی طرف نہیں بلکہ ہم اپنی طرف منسوب کریں گے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو ہر بات پر قادر یقین کرتے ہوئے معاملہ سنگین ہو یا سہل اسی کی طرف رجوع کریں۔

رہنمایانِ قوم سے پُوچھو
کون ہے باعثِ فساد یہاں
چِھن گیا اعتماد لوگوں کا
تھی سکوں آشنا حیات جہاں

ابوالاقبال

○

قدم ہو گھر میں کہ راہ سفر میں رکھا جائے
ہمیشہ موت کو اپنی نظر میں رکھا جائے

نگاہِ پاک و دل معتبر میں رکھا جائے
نگارِ عشق کو محفوظ گھر میں رکھا جائے

نہ طاق پر نہ کسی رہگذر میں رکھا جائے
چراغِ فن دل اہل ہنر میں رکھا جائے

نہ مَیلی آنکھ سے کوئی بھی اس کو دیکھ سکے
جمالِ یار کو قلب و نظر میں رکھا جائے

جنون، جس کی ضرورت ہے اہلِ دنیا کو
وہ پھر کسی دلِ اہلِ ہنر میں رکھا جائے

برس پڑے یہ ہر اک ظلم کی خبر پڑھ کر
یہ حوصلہ بھی مری چشمِ تر میں رکھا جائے

چراغِ امن و سکوں کی بڑی ضرورت ہے
ہر ایک راہ میں ہر رہگذر میں رکھا جائے

جو آشتی کی طلب ہے تو پھر خیال رہے
کماں میں تیر نہ خنجر کمر میں رکھا جائے

کسی طرف سے تو آئے صدائے امن و سکوں
خوشی کا کوئی تو پہلو خبر میں رکھا جائے

یہ کیا کہ صبح سے تا شام سوزِ محکومی
نشانِ فتح بھی اِک شبِ سحر میں رکھا جائے

قضائے عدل سے آگے نہ ہو مری پرواز
کچھ ایسا وزن مرے بال و پر میں رکھا جائے

جنونِ عشق ہے دراصل پختگی کی دلیل
کبھی کبھی تو یہ سودا بھی سر میں رکھا جائے

وفا و مہر کی منزل بہت کٹھن ہے سلیمؔ
بہت سمجھ کے قدم اس سفر میں رکھا جائے

سلیم شاہجہانپوری

عشرہ وصولی وقف جدید

○ 24 نومبر تا 3 دسمبر 1995

امراء صدر صاحبان سیکرٹریان مال و وقف جدید سے ضروری گزارش

اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کو خدمت کے لئے میدان عطا کئے ہیں اور پہلے سے جاری کاموں میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوئی ہے اور یہ وسعت مخلصین کی غیر معمولی قربانیوں کی متقاضی ہے۔

اخراجات اور ضرورتوں میں اضافہ کے پیش نظر وصولی میں نمایاں اضافہ کے لئے بھرپور کوشش کی جائے اس سلسلہ میں آپ سے درخواست ہے کہ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے۔ ان کو ادائیگی کے لئے تحریک فرمادیں۔

ایسے احباب جن کی طرف سے نہ تو وعدہ ہے اور نہ کوئی ادائیگی ہوئی ہے۔ ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

معاونین خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے۔ (صف اول ایک ہزار روپے یا اس سے زائد۔ صف دوم پانچ صد روپے سے ایک ہزار تک)

تمام بچے بچیاں وقف جدید کے دفتر اطفال میں شامل ہوں۔ جن بچوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ یکصد روپے یا اس سے زائد ادا کر کے ننھے مجاہدین اور ننھی مجاہدات کی صف میں شامل ہوں۔

یہ تسلی کر لیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے۔ مرد اور عورتیں تمام کے تمام خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جن احباب کے مالی حالات دوران سال بہتر بنائے ہیں۔ انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک کریں۔

وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگرپارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کا ہے۔ اس مد کا نام "امداد مراکز نگرپارکر" ہے۔ احباب اس مد میں بھی حسب توفیق ضرور شمولیت فرمائیں۔

وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

آخری اور ضروری گزارش یہ ہے۔ کہ احباب جماعت کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے۔ اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے۔ اور اس کے مالی جہاد میں شامل ہونے والوں کی قربانیاں قبول فرماتے ہوئے اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

ضروری گزارش۔ احباب کو تحریک کریں کہ اپنے وعدہ سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

عقل مند انسان تو اس چیز کی پیروی کرتا ہے جو اسے صحیح راستہ دکھائے۔ اور اس کے لئے مفید ہو۔ لیکن فرعون کی ہدایت اس کے برخلاف ہلاکت کی طرف لے جاتی تھی۔ مگر پھر بھی یہ لوگ اس کے پیچھے چلتے تھے۔ (ان کو آگ میں ڈالا جائے گا) میں بتلایا کہ قوم نے فرعون کا ساتھ دے کر کیا نتیجہ حاصل کیا۔ یہی نا کہ اس نے ان کو دوزخ میں لا ڈالا۔ اور یہ گھاٹ نہایت ہی پر خطرناک گھاٹ ہے۔ (-) اورد کا لفظ اصل میں پانی پر وارد کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس جگہ یہی لفظ آگ کے لئے استعمال کر کے اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ پانی جو روحانی اور جسمانی حیات کا باعث ہے۔ اس کی بجائے انہیں آگ دی جائے گی جو حیات کو تباہ کرنے والی ہے اور اس طرح ان کی اپنی کوششیں جو بجائے روحانی حیات کے حصول کے اس کے تباہ کرنے میں خرچ ہوئی تھیں۔ ان کے لئے منتقل ہو جائیں گی پھر اس کے یہ بھی معنے ہو سکتے ہیں کہ وہ داخل تو آگ میں ہوں گے مگر یہ داخلہ اسی طرح ہو گا جس طرح یہاں پیاسا پانی پر جاتا ہے۔ یعنی اس ذریعہ سے بھی آخر ان کی روحانی پیاس بجھ جائے گی۔ یعنی آگ ان کے پاک کرنے کا موجب ہو جائے گی۔ اور آخر وہ اس راستہ سے گذر کر اپنی روحانی پیاس کو بجھانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پرانے زمانہ میں داغ دینے کی رسم ہوا کرتی تھی۔ یعنی جانور کے منہ پر یا پہلو میں نشان لگایا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو بہت ناپسند فرمایا لیکن چونکہ علاج کے طور پر بھی داغ دیا جاتا تھا۔ فرمایا کہ دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا پڑے تو آخری علاج کے طور پر داغ کو استعمال کرو۔ ایسا ہی یہاں پر فرمایا کہ پانی کی بجائے ان کی پیاس کا علاج آگ سے کیا جائے گا۔ اور وہ ان کا آخری اور انتہائی علاج ہو گا۔

برے آدمی کے پیچھے لگ کر انسان اس دنیا میں بھی ذلیل ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی۔ لعنت سے مراد اس جگہ گالی نہیں ہے بلکہ یہاں اس کے اصل معنی یعنی دوری مراد ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں بھی وہ خدا سے دور رہے اور اگلے جہاں میں بھی دور ہی رہیں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ الرفد سے مراد اس جگہ فرعون ہو۔ یعنی انہوں نے جو خدا کے مقابلہ میں فرعون کا سہارا لیا تھا وہ کیسا برا ثابت ہوا۔ جس کی وجہ سے یہ اب تک عذاب دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا سہارا یعنی فرعون خود بھی جہنم میں گرا اور ان کو بھی اس نے جہنم میں لا ڈالا۔

اس جگہ پر القریٰ سے دو چیزیں مراد ہو سکتی ہیں (1) اہل القریٰ یعنی بستیوں میں رہنے والے جیسا کہ دوسری جگہ آتا ہے کہ اس بستی والوں سے پوچھ لے۔ اس صورت میں قائم سے مراد وہ قومیں ہوں گی جن کی نسلیں باقی رہ گئی ہیں۔ اور حصید سے مراد وہ قومیں جن کی نسلیں بھی اب بالکل یا قریباً نابود ہو گئی ہیں (2) خود بستیاں اور اس صورت میں اس کے یہ معنے ہوں گے کہ بعض شہروں کے نشان ابھی تک موجود ہیں اور بعض کے نشانات بھی مٹ چکے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک تاریخی نتیجہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جن قوموں کا پہلے ذکر ہو چکا ہے ان میں سے بعض کے آثار اب تک باقی ہیں۔ اور بعض کے آثار کا پتہ نہیں چلتا۔ اس صورت میں اگر بعض بستیوں کے آثار نہ ملیں تو یورپ والوں کو یہ اعتراض کرنے کا حق نہیں کہ (کلام الٰہی) کی بات غلط ہے۔ کیونکہ کلام الٰہی تو خود کہتا ہے کہ بعض ان میں سے بے نشان ہو چکی ہیں۔ ہاں اگر مل جاویں تو پھر بھی (کلام الٰہی) پر کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ حصید کے ایک معنی درانتی سے کٹے ہوئے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور درانتی سے کاٹنے کی صورت میں جڑیں باقی رہ جاتی ہیں۔ پس اگر مٹے ہوئے نشان مل بھی جائیں تب بھی کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔

ایک اچھی بات

ابن آدم نے کوئی کام نہیں کیا جو اسے اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دلانے والا ہو سوائے ذکر الٰہی کے۔

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر / میاں غلام محمد اختر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

1935ء کے آخیر میں محترم مولوی نذیر احمد علی صاحب نے گولڈ کوسٹ غانا کے لئے ایک مولوی فاضل کی خدمات حاصل کرنے کا الفضل میں اعلان کروایا۔ میں نے یہ اعلان پڑھ کر اپنے آپ کو بلا شرط وہاں جانے کے لئے پیش کر دیا۔ جب مولوی نذیر احمد علی صاحب نے حضرت امام جماعت الثانی کے سامنے میرا خط پیش کیا تو آپ نے ازراہ شفقت فرمایا۔ آپ انہیں اپنے ہمراہ لے جائیں کیونکہ وہ بلا شرط جانا چاہتے ہیں۔ یہ ضرور کام کریں گے۔ شرطیں کرنے والے کام نہیں کیا کرتے۔

2۔ فروری 1936ء کو خاکسار مولوی نذیر احمد علی صاحب کی معیت میں گولڈ کوسٹ دعوت الی اللہ کے لئے روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت حضرت صاحب نہایت ہی محبت کے ساتھ بغل گیر ہوئے اور دعوت الی اللہ کے متعلق ہدایات دیں۔ اکتوبر 1937ء تک ہم دونوں مل کر گولڈ کوسٹ میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ اکتوبر 1937ء کو برادرم مولوی نذیر احمد صاحب کی تبدیلی گولڈ کوسٹ (غانا) سے سیرالیون کر دی گئی اور گولڈ کوسٹ کا چارج مجھے دے دیا گیا۔ اکتوبر 1937ء میں ایک دن بعد عصر کماسی میں اخبار الفضل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ کہ فوراً مجھ پر ایک غنودگی سی طاری ہوئی اور میں نے دیکھا کہ میں ایک پہاڑی راستے سے گذر رہا ہوں۔ اور جب میں ایک موڑ سے گذرنے لگا ہوں تو ایک چھوٹے سفید کتے نے میری ایڑی کو منہ میں پکڑ لیا۔ جب اس نے پکڑا تو فوراً میری زبان پر (جاری ہو گیا) یک لخت اس کتے نے میری ایڑی چھوڑ دی۔ جب میں نے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں یہ واقعہ لکھا تو آپ نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے مجھے جواب دلوایا کہ یہ واقعہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اولاد کے متعلق دکھلایا ہے۔ کیونکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اولاد (-) ہے اور بالخصوص اس سے مراد میں ہوں۔ اور ایک شخص کا نام لے کے فرمایا کہ کتے سے مراد وہ شخص ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے یعنی حضرت صاحب (-) اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ فجر پڑھنے کے بعد آپ نے اس جماعت کے افراد کے سامنے اس خواب کا ذکر کیا اور چند دن شرارت پسند عناصر پر سختی کی جس کے نتیجہ میں شرارت کا قلع قمع ہو گیا۔

حضرت امام جماعت الثانی کے احسانوں میں سے ایک احسان خاکسار پر یہ بھی ہے کہ میرے ایک خانگی معاملے میں حضرت صاحب نے مجھے بتلائے بغیر خود ہی ذمہ داری لے کر اس معاملہ کو سلجھا دیا۔ 1946ء کے آخیر میں جب خاکسار گیارہ سال کے بعد گولڈ کوسٹ سے بری راستے سے واپس آ رہا تھا تو (-) کی مصروفیات رستہ کی دشواریوں اور بعض مجبوریوں کی وجہ سے میں باقاعدہ خط و کتابت مرکز سے جاری نہ رکھ سکا۔ تو حضرت امام جماعت الثانی کو میرے متعلق بہت ہی تشویش پیدا ہوئی تو چنانچہ جب میں تین چار ماہ سفر میں رہنے کے بعد 7۔ جنوری 1947ء کو قادیان پہنچا تو آپ نے اس تشویش اور فکر کا اظہار فرمایا ار نہایت محبت اور شفقت کے ساتھ دیر تک آپ میرے ساتھ بغل گیر رہے۔

(2) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر۔ حضرت امام جماعت الثانی کو اپنے خدام سے بڑی محبت تھی۔ حضرت صاحب کی محبت کا ایک واقعہ یوں ہے کہ ایک دن آپ سیر کو تشریف لے گئے تھے۔ خاکسار اور مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بھی ساتھ تھے۔ سیر سے واپسی پر آپ موٹر سے اترے اور اپنی اقامت گاہ کی سیڑھیوں تک پہنچے تو چوہدری اسد اللہ خان نے ایک خاص دوستانہ انداز میں خاکسار سے چٹکی لی۔ گویا وہ مجھے کوئی خاص بات یاد دلا رہے ہوں۔ بات یہ تھی کہ وہ مجھ سے کئی بار حضرت صاحب سے عطر لینے کے لئے کہہ چکے تھے اور چاہتے تھے کہ میرے ذریعہ وہ حضرت صاحب تک اپنی یہ خواہش پہنچا دیں۔ چنانچہ جونہی چوہدری صاحب نے میرے چٹکی لی۔ تو میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب بھی از راہ شفقت خدام نوازی پر مائل ہیں۔ چنانچہ میں نے عرض کیا کہ چوہدری اسد اللہ خان میرے چٹکیاں لے رہے ہیں۔ آپ فرمانے لگے چٹکیاں تو محبت سے لی جایا کرتی ہیں۔ چوہدری صاحب بھی آپ سے محبت ہی کا اظہار کر رہے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا میرے ساتھ محبت کا اظہار میں آپ سے عطر کے لئے درخواست ہو رہی ہے۔ آپ متبسم ہوئے اور فرمایا کہ ذرا ٹھہر جائیں۔ مجھے سیدہ ام ناصر کی خدمت میں کسی کام کے لئے بھجوا دیا۔ میں واپس آیا تو مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کے ہاتھ میں حضرت کی طرف سے عطا کردہ ایک عطر کی شیشی تھی۔ شیشی دیکھتے ہی میں نے کہا میرا حصہ بھی دے دو۔ چوہدری صاحب کہنے لگے کہ نہیں یہ تو حضرت صاحب نے مجھے ہی عنایت فرمائی ہے۔ یہ بات حضرت صاحب نے بھی سن لی۔ تو فرمایا اسی لئے تو میں نے تمہیں دوسری طرف بھجوا دیا تھا۔ چنانچہ میں دل گرفتہ سا ہو گیا۔ اور اسی انداز میں ہم واپس آ گئے۔ حضرت صاحب نے میرا چہرہ پڑھ لیا تھا گویا اسے اس محرومی کا بہت احساس ہے۔

دوسرے ہی دن میں انجمن کے کاغذات پیش کرنے کے لئے حسب معمول میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ضروری کاغذات دکھائے ہدایات لیں اور جب واپس آنے لگا تو آپ نے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو۔ چنانچہ میں رک گیا۔ حضرت صاحب اندر تشریف لے گئے اور چند ہی لمحوں کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ حضرت صاحب کے ہاتھ میں ایک نفیس اور خوبصورت چھڑی تھی جو کہ عرصہ سے آپ کے استعمال میں تھی۔ آپ نے وہ چھڑی میز پر رکھی اور فرمانے لگے لو۔ یہ چھڑی تمہارے لئے ہیں۔

عطر سے محرومی کا احساس تو مجھے تھا لیکن حضرت صاحب نے اس طور پر مجھے چھڑی کا تحفہ دے کر نوازا کہ میں مسرور بھی تھا اور ایک روز قبل کے جذبات پر نادم سا بھی۔

وہ چھڑی اب بھی میرے پاس بطور تبرک محفوظ ہے۔ اور محرومیوں کے کئی احساسات کو سکون و اطمینان کی لہروں میں چھپا لیتی ہے۔

(محترم میاں غلام محمد صاحب اختر اب وفات پا چکے ہیں۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (حال لندن)

ہمتِ مرداں مددِ خدا

وکالت (ہائی کورٹ لاہور) سے قبل مجھے کئی دفاتر میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ پاکستان بننے سے قبل 1945ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک کیا چونکہ والد صاحب (حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب) ریٹائر ہو چکے تھے۔ اس لئے اس وقت میٹرک کے بعد مزید پڑھنے کا موقعہ نہ ملا۔ میٹرک کرنے کے کچھ عرصہ بعد مجھے ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ میں جگہ مل گئی۔ وہاں میری ڈیوٹی ڈاک بھجوانے پر لگی۔ ماہوار تنخواہ کل 32 روپے تھی۔ چونکہ عقل و فہم ابھی پختہ نہ تھی مہینے کے اختتام پر جب پوسٹل ٹکٹوں کا حساب کرتا تو حساب درست نہ ہونے کی وجہ سے میری تنخواہ سے کچھ نہ کچھ پیسے کٹ جاتے۔ تاہم اس وقت بفضلہ گھر میں سب کچھ میسر تھا۔ 25-30- روپے ہی کافی ہوتے تھے۔ اور سمجھ نہ آتی تھی کہ ان کو کہاں خرچ کریں۔ کچھ دیر بعد مجھے خدام الاحمدیہ کے دفتر میں جگہ مل گئی۔ کچھ دیر وہاں کام کیا جس کے بعد مجھے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ملازمت مل گئی۔ اس دفتر میں میری ڈیوٹی حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ساتھ ملاقاتوں پر لگی۔ ایک دن ملاقات کرنے والوں کی لسٹ بنا کر میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے ملاحظہ فرمائی اور فرمایا ٹھیک ہے۔ میں کافی دیر انتظار کرتا رہا۔ کہ ملاقاتیں شروع ہوں مگر کافی دیر ہو گئی۔ اتنے میں ہزارہ سنگھ جو پولیس سٹیشن قادیان کے تھانیدار تھے آ گئے۔ وہ دن وہ تھے جب ملک کی پارٹیشن ہو چکی تھی اور ضلع گورداسپور پاکستان میں آنے کے بعد دوبارہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ گورداسپور ضلع کی تحصیل شکر گڑھ کے علاوہ باقی ضلع ہندوستان کا حصہ سمجھا جائے گا پہلے تو خوشیاں منائی گئیں تھیں کہ قادیان پاکستان کا حصہ بن گیا ہے مگر جب دوبارہ مذکورہ تبدیلی کا اعلان کیا گیا تو فسادات شروع ہو گئے تھے۔ قتل و غارت' مار کٹائی کے واقعات جابجا ہونے لگے۔ ایسی صورت حال میں جب ہزارہ سنگھ نے آ کر مجھ سے کہا کہ میں حضرت صاحب سے ملنا چاہتا ہوں تو مجھے تشویش ہوئی تاہم میں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر گیا۔ جہاں حضرت صاحب کا قیام ہوتا تھا۔ سلام عرض کی۔ اور بتایا کہ تھانیدار ہزارہ سنگھ آیا ہے۔ اور ملنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا بھیج دیں۔ میں نے عرض کیا کہ ہزارہ سنگھ نے پستول لگا رکھا ہے۔ فرمایا کوئی بات نہیں۔ بھیج دو۔ میں نے نیچے واپس آ کر تھانیدار صاحب سے کہا کہ جائیں ملاقات کر لیں۔ اس پر ہزارہ سنگھ اوپر چلا گیا اور دس پندرہ منٹ ملاقات کر کے واپس آ گیا۔........ پاکستان پہنچ کر حضرت صاحب نے قادیان سے احمدیوں کے انخلاء کا مناسب اہتمام کیا۔ سب سے پہلے قافلے میں عورتیں بچے اور بوڑھے ملٹری کی زیر نگرانی ملٹری کے ٹرکوں میں کانوائے کی صورت میں بحفاظت پاکستان پہنچائے گئے۔ دریں اثنا قادیان ماسوا کچھ حصہ کے خالی ہو چکا تھا۔ جابجا ملٹری گشت کر رہی تھی۔ ان گنت لوگ تعلیم الاسلام کالج کے نزدیک ہوسٹل میں اور کچھ لوگ حضرت امام جماعت کی قیام گاہ بیت احمدیہ بیت اقصیٰ کے ارد گرد مکانوں میں رہ رہے تھے۔ ہوسٹل میں بڑی بری حالت تھی جہاں نہ کچھ کھانے پینے کا نہ رہنے کا انتظام تھا ایک دن گزرنے پر گندم ابال کر لوگوں میں تھوڑی تھوڑی تقسیم کی گئی۔ بہت بڑی تعداد لوگوں کی ہوسٹل کے صحن میں ڈیرا لگائے بیٹھی تھی۔ قادیان میں جب ملٹری آ گئی اور قتل و غارت کے اکا دکا واقعات ہونے لگے تو جماعت کی طرف سے حکم ملا کہ گھروں کو چھوڑ کر ہوسٹل میں یا اندرون شہر جمع ہو جائیں۔ ہوسٹل کے اندر جانے کے لئے ہر ایک کو جلدی تھی کہ جان بچ جائے۔ عجیب قسم کی نفسا نفسی کا عالم تھا۔ بہت بڑی تعداد عورتوں بچوں اور بوڑھوں اور جوانوں کی ہوسٹل میں تھی جہاں اتنے رش کی وجہ سے جابجا گندگی کے بو پڑ گئی۔ پہلا قافلہ قادیان جانے کے بعد بقیہ لوگوں کو مرکز میں جگہ دے دی گئی۔ جہاں ہر کس و ناکس اپنی باری کے انتظار میں دن کاٹ رہا تھا۔ تاہم بعد میں بقیہ لوگ بھی کانوائے کے ذریعے بحفاظت قادیان پہنچا دیئے گئے۔ میں دوسرے یا تیسرے قافلہ میں قادیان پہنچا۔ راستہ میں پھر بھی بڑا ڈر لگ رہا تھا۔ جابجا ادھر ادھر اور خاص کر نہر میں جہاں پانی رواں نہ تھا انسانی اعضاء بخوبی نظر آ رہے تھے جن کو دیکھ کر خوف میں اور بھی اضافہ ہوتا۔ جب میں پاکستان پہنچا تو دیکھا کہ حضرت صاحب کی رہائش رتن باغ میں تھی۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے اپنی ڈیوٹی سنبھال لی۔ والدین عارضی طور پر حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بس گئے۔ جبکہ میں لاہور ہی میں رہ گیا۔ رتن باغ میں سارا دن پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں کام کرتا اور رات کو تقریباً ایک دو بجے میز سے کاغذ اٹھا کر وہیں لیٹ جاتا۔

حضرت صاحب کے ہمراہ کنری۔ کراچی۔ اور کوئٹہ جانے کا موقعہ ملا۔ اس دوران دو خاص واقعات پیش آئے۔ ایک مرتبہ رتن باغ میں اوپر والے حصے میں حضرت صاحب کا قیام تھا۔ نیچے دفتر اور عبادت کا کمرہ تھا۔ ایک روز مغرب کا وقت تھا۔ میں اوپر حضرت صاحب سے پتہ کرنے گیا کہ مغرب پڑھائیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ جب میں نیچے اترا تو دیکھا باہر برآمدے میں دیوار کے ساتھ ایک شخص ننگی تلوار اپنے پیچھے چھپائے کھڑا ہے۔ میں فوراً اوپر گیا اور حضرت صاحب سے عرض کی کہ آپ عبادت کے لئے تشریف نہ لائیں۔ ایک آدمی ننگی تلوار لئے کھڑا ہے۔ اس کے بعد جونہی میں نیچے اترا تو دیکھا وہ آدمی غائب تھا۔ شائد اس نے بھانپ لیا تھا کہ میں نے اسے اس حالت میں دیکھ لیا تھا۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ ہم سندھ سے کراچی اور کراچی سے کوئٹہ کے سفر پر تھے۔ راستے میں میں نے دیکھا کہ دو نوجوان ریل میں حضرت صاحب والے ڈبے میں چڑھنے کی کوشش میں ہیں۔ ان کے پاس پستول بھی تھے۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ دو آدمی جن کے پاس پستول ہیں آپ کے ڈبے میں چڑھنے کی کوشش میں ہیں اس لئے دروازوں کو اندر سے بند رکھیں۔ اور جب تک اچھی طرح پتہ نہ کر لیں کہ کون ہے دروازہ نہ کھولیں۔ کوئٹہ کی جماعت نے مچھ کے مقام پر کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مچھ پہنچ کر میں نے کوئٹہ کی جماعت کو بتایا کہ اس طرح دو لڑکے حضرت صاحب کا پیچھا کر رہے ہیں۔ جس پر انہوں نے بحفاظت حضرت صاحب کو گاڑی سے اتار لیا کھانا کھانے کے بعد گاڑی کے روانہ ہونے سے قبل جماعت کوئٹہ نے کوئٹہ پولیس کو واقعہ کی اطلاع کر دی تاکہ کوئٹہ کے ریلوے سٹیشن پر مناسب تعداد میں پولیس موجود ہو۔ کوئٹہ پہنچ کر پولیس نے مجھ سے پوچھا کہ وہ دو لڑکے کہاں ہیں جس پر میں نے ان کی نشان دہی کی اور پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا اور پستول قبضے میں کر لئے۔

حضرت صاحب جب لاہور سے ربوہ تشریف لے گئے تو میں لاہور ہی میں رہ گیا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب کو جب بھی کسی کی ضرورت پڑتی تو فیض کہہ کر آواز دیتے تو۔ پھر آپ کی خدمت میں عرض کیا جاتا کہ فیض تو نہیں ہے جس پر کام بتاتے۔

حضرت صاحب کے ربوہ تشریف لے جانے کے بعد میں نے سروس ڈھونڈنا شروع کی۔ ایمپلائمنٹ ایکسچینج جاتا۔ ایک روز میں دفتر روزگار سے واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں مزنگ روڈ پر مسلم انشورنس کمپنی کا بورڈ نظر آیا۔ میں دفتر میں داخل ہوا۔ مینیجر صاحب کا بورڈ پڑھ کے اندر گیا اور گذارش کی کہ نوکری کی تلاش ہے۔ انہوں نے تعلیم پوچھی اور یہ کہ کیا ٹائپ جانتے ہیں۔ تعلیم بتائی اور کہا کہ ٹائپ جانتا ہوں۔ مزید کسی ٹسٹ کے بغیر انہوں نے گھنٹی ماری چپڑاسی آیا اور کہا فلاں جگہ خالی ہے اس کو بٹھا دیں۔ اس طرح مسلم انشورنس کمپنی میں ملازمت مل گئی۔ میرے سیکشن کا سپرنٹنڈنٹ میٹرک فیل اور نہایت ہی نکما تھا۔ کسی درخواست پر انگریزی میں کوئی ریمارکس نہ لکھ سکتا تھا۔ دو چار لفظ کسی سے لکھواتا تاہم میں بڑی توجہ اور محنت سے اپنے کام میں مشغول ہو گیا ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ میں اپنی میز پر بیٹھے اپنے بھائی کی تصاویر دیکھ رہا تھا جو افریقہ سے فریضہ دعوت الی اللہ کے بعد لوٹے تھے۔ ریلوے سٹیشن پر لاہور کی جماعت نے ان کا اچھا استقبال کیا تھا۔ ہار ڈالے گئے نعرے لگے کہ کافی لوگ جمع تھے۔ تصویریں لی گئیں۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ میری کرسی کے پیچھے کوئی لڑکا بھی تصویریں دیکھ رہا تھا۔ جب تصویریں میں نے دیکھ لیں تو وہ لڑکا میرے سامنے آ گیا اور پوچھا یہ کس کی تصویریں ہیں۔ میں نے جواب دیا میرے بھائی کی ہیں۔

دفتر میں نہ جانے اس نے منیجنگ ڈائریکٹر سے کیا کچھ کہا۔ اگلے ہی روز جب میں اپنی میز پر بیٹھا کام میں مشغول تھا تو ایک چپڑاسی آیا۔ ایک لفافہ مجھے دیا میں نے کھولا تو اس میں اس دن تک کی تنخواہ اور نوٹس تھا کہ آج سے ملازمت ختم۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ملازمت ختم ہونے پر میں اور میری ہمشیرہ امتہ الحفیظ شوکت حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے پاس گئے۔ وہ بیت الحمد کے صحن میں بیٹھے تھے۔ ہم نے حاضر ہو کر واقعہ سنایا اور دعا کی درخواست کی۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر کہا آؤ دعا کریں۔ تھوڑی دیر کے بعد دعا ختم کر کے فرمانے لگے کہ روشنی نظر آئی ہے۔ جلد ملازمت مل جائے گی۔ جس طرح پہلی ملازمت ملی تھی۔ اسی طرح مجھے یاد ہے الیکشن آفیسر کا بورڈ ایک جگہ دیکھ کر الیکشن آفیسر کے پاس چلا گیا۔ اور ملازمت کا سوال کیا اس وقت الیکشن آفیسر کے پاس ایک آدمی کھڑا تھا۔ ان کے سوال کرنے پر جب میں نے تاریخ پیدائش بتائی تو وہ شخص کہنے لگا آج اس کی عمر 25 سال ہو گئی ہے اگر آج اس کو ملازمت نہ دی گئی تو یہ اوور ایج ہو جائے گا۔ اس کو ملازم رکھ لیں جس پر الیکشن آفیسر نے بغیر کسی سوال کے مجھے رکھ لیا۔ کچھ ہی عرصہ بعد 1953ء کے فسادات شروع ہو گئے اور دفتر والوں کو علم تھا کہ میں احمدی ہوں۔ ایک روز میں دفتر تھا (جو شاہ عالمی میں تھا) کچھ زیادہ ہی گڑبڑ شروع ہو گئی۔ گولیاں چلنے کی آوازیں آنے لگیں۔ اور مکانوں سے آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ دفتر کے سامنے ایک جگہ شعلے بھڑکتے دکھائی دئے جس پر سٹاف نے بھی کام چھوڑ دیا۔ اور باہر کا نظارہ دیکھنے لگے اتنے میں ایک لڑکا مجھے مارنے کے درپے ہو گیا۔ میں جان بچانے کی خاطر الیکشن آفیسر کے کمرے میں چلا گیا اور اس کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو کر الیکشن آفیسر کو بتایا کہ یہ آدمی مجھے مارنے کے درپے ہے۔ وہ آدمی بھی الیکشن آفیسر کے کمرے میں داخل ہو چکا تھا۔ میری شکایت پر الیکشن آفیسر نے اسے ڈانٹا اور باہر نکل جانے کو کہا۔ جس پر وہ باہر چلا گیا۔ پھر الیکشن آفیسر نے مجھے کہا کہ یہاں سے دوڑ جائیں۔ میں بھاگ گیا۔ لیکن جب گوالمنڈی پہنچا تو گولیاں چل رہیں تھیں۔ کافی تعداد میں ملٹری کھڑی تھی۔ یہ دیکھ کر میں ایک گلی میں داخل ہوا کہ ایک عورت نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ بیٹا آگے نہ جانا گولیاں برس رہی ہیں۔ ادھر ہی ٹھہر جاؤ۔ کچھ دیر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں رکا۔ تاہم گھر پہنچنے کی جلدی تھی۔ موقعہ پاتے ہی میں نے دوڑ لگادی۔ شام پڑی تو گھر بھی محفوظ دکھائی نہ دیا۔ ہم سب ایک کار میں بیٹھ کر ایک احمدی کے گھر جیل روڈ چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہاں پیغام ملا کہ یہاں سے سب چلے جائیں۔ اس گھر پر حملہ ہونے والا ہے۔ جس پر ہم وہاں سے لاہور کینٹ ایک مکان میں چلے گئے اگلے ہی دن حضرت صاحب کا پیغام پہنچا کہ فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ ہماری مدد کے لئے دوڑا آرہا ہے۔ اسی روز مارشل لاء لگ گیا۔ اور چہل پہل ہونے لگی تو ہم بھی گھر واپس آگئے۔

کچھ روز بعد حالات قدرے درست ہوئے تو میں نے دفتر روزگار کا پھر رخ کیا۔ اس دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا۔ مجھے جلد ہی ڈپٹی کسٹوڈین کے دفتر میں جگہ مل گئی چونکہ یہ دفتر عارضی تھا میں نے عدالت عالیہ لاہور میں ملازمت کے لئے درخواست دے دی۔ ڈپٹی کسٹوڈین کے دفتر میں میں بطور سٹینو گرافر کے کام کرتا تھا عدالت عالیہ میں جونیئر گریڈ کی آسامیاں تھیں۔ پہلے ڈکٹیشن کا ٹسٹ ہوا۔ جو لڑکے اس میں پاس ٹھہرے ان کا پھر ٹائپ ٹسٹ لیا گیا۔ کچھ روز بعد جو اس ٹسٹ میں بھی پاس ہو گئے ان کی لسٹ لگ گئی۔ پانچ آسامیاں تھیں۔ میرا نام درمیان میں تھا۔ سٹینو گرافر کی پوسٹ چھوڑ کر میں عدالت عالیہ میں بطور جونیئر کلرک لگ گیا۔ جونیئر کلرک کا گریڈ 60-4-100 کا تھا۔ تقریباً تین ماہ بعد سرکلر آیا کہ جو لوگ ریڈر شپ کا امتحان دینا چاہتے ہیں اپنا نام دیں۔ میں نے سپرنٹنڈنٹ سے کہا کہ میرا نام بھی لکھ دیں۔ وہ کہنے لگے کہ جو لڑکے یہاں دس پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں وہ اس امتحان میں نہیں بیٹھتے تم کیا امتحان دو گے۔ میں نے کہا اگر کوئی پابندی نہیں تو آپ میرا نام لکھ دیں۔ نام لکھنے میں حرج ہی کیا ہے۔ پندرہ دن کے بعد امتحان تھا۔ جس میں قانون سے متعلقہ چھ پرچے تھے۔ ان پرچوں کے سوالات جج صاحبان بناتے تھے۔ میں نے پندرہ روز شب و روز محنت کی اور امتحان دے دیا۔ امتحان میں تقریباً بیس لڑکے تھے۔ ایک روز ڈپٹی رجسٹرار ہمارے سیکشن میں آئے۔ پوچھا فیض کون ہے۔ سپرنٹنڈنٹ نے میری طرف اشارہ کیا میں سخت ڈرا کہ یا اللہ خیر ہو۔ مجھ سے کیا غلطی ہو گئی۔ تاہم وہ میری طرف آئے اور مجھ سے ہاتھ ملایا اور خوشخبری دی کہ آپ امتحان میں پاس ہو گئے ہیں۔ اس روز سے میں بطور ریڈر کام کرنے لگا۔ اور میرا گریڈ 60-4-100 کی بجائے بیسک '(Basic)200' ہو گیا۔ ایک روز میرے بھائی پوچھنے لگے میں کہاں ملازم ہوں تو بتایا ہائی کورٹ میں ریڈر ہوں۔ یہ بتانا تھا کہ میں نے ان کو پریشانی کے عالم میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا بات ہے۔ تو کہنے لگے مشہور ہے کہ ریڈر پیسے بڑے بناتے ہیں۔ میں نے کہا میں احمدی ہوں اور یقین جانیں کسی سے پیسہ نہیں لیتا۔ اس پر انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ عدالت عالیہ میں ریڈر ہوتے ہوئے میں نے چار کتابیں انگریزی زبان میں مختلف موضوعات پر لکھیں۔ عدالت عالیہ میں میں نے کارکردگی کے بارے میں چند مشورے لکھ کر دئے۔ بعض ان میں سے منظور کر لئے گئے اور عمل درآمد کرنے پر حکومت کو ہزاروں روپے ماہانہ کا فائدہ ہوا۔ اس پر عدالت عالیہ نے حکومت پنجاب کو لکھا کہ اسے رقم کی صورت میں خاص انعام ملنا چاہئے۔ رقم کی صورت میں خاص انعام تو کوئی نہ ملا تاہم ایک سرٹیفکیٹ گورنمنٹ کی طرف سے مجھے دیا گیا۔

ایک دفعہ عدالت عالیہ نے اپنے سٹاف میں ایک دو نام مجسٹریٹ لگانے کے لئے بھیجنے تھے۔ چیف جسٹس صاحب نے اس بارے میں چند اہلکاروں کا انٹرویو لینا تھا دفتر نے جو نام چیف صاحب کو انٹرویو کے لئے دیئے ان میں میرا نام بھی تھا۔ ایک روز چیف جسٹس صاحب انٹرویو لے رہے تھے جب میری باری آئی تو میں پیش ہوا۔ چیف صاحب نے مجھے بیٹھنے کے لئے کہا۔ میں بیٹھا تو میرا نام پوچھا۔ میں نے اپنا نام بتایا۔ انہی لمحوں میں عدالت عالیہ کے ایک افسر اندر داخل ہوئے جب میں نے اپنا نام بتایا وہ تقریباً چیف صاحب کے پاس پہنچ چکے تھے۔ میرا نام سنتے ہی مجھے مخاطب ہو کر پوچھا۔ فیض محمد صادق آپ کا نام ہے میں نے کہا۔ جی ہاں۔ اس پر وہ چیف صاحب کو مخاطب ہو کر کہنے لگے یہ وہ اہلکار ہے جنہوں نے ہائی کورٹ پریکٹس اینڈ پروسیجر کتاب تالیف کی ہے۔ اسی کتاب کو دیکھ کر ہم بعض نکات کا حل ڈھونڈ لیتے ہیں۔ ایسی کتاب ابھی تک کسی نے نہ لکھی تھی۔ بڑی ہی مفید کتاب ہے اور اس کا دیباچہ جناب سجاد احمد جان جج سپریم کورٹ نے لکھا۔ یہ سن کر چیف صاحب نے مجھ سے کوئی اور سوال نہ کیا۔ مجسٹریٹ لگائے جانے کے لئے میرا نام تجویز کر دیا۔ عدالت عالیہ میں میں نے حسب معمول بڑی مشقت اور بڑی محنت اور ایمانداری سے کام کیا۔ یہی وجہ تھی کہ سٹاف نے مجھے سٹاف یونین کا پریذیڈنٹ چن لیا۔ کئی سال تک میں متواتر پریذیڈنٹ رہا۔ اس دوران میں نے عدالت عالیہ میں ڈسپنسری کھلوائی۔ کھیلوں کا انتظام کروایا اور ایک کواپریٹو سٹور کھلوایا۔ پھر مجھے ترقی دے کر سپرنٹنڈنٹ فوجداری برانچ لگا دیا گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے خلاف جو مرڈر کیس ہائی کورٹ میں چلا۔ اس کا ریکارڈ میرے پاس ہوتا۔ اس وقت مولوی مشتاق حسین مرحوم چیف جسٹس تھے۔ جو بنچ یہ کیس سننے کے لئے تشکیل دیا گیا اس میں یہ خود بھی تھے۔ بھٹو صاحب نے درخواست دی کہ جب مسٹر جسٹس سردار محمد اقبال اور آپ کا نام چیف جسٹس لگانے کے لئے پیش ہوئے تو میں نے سردار محمد اقبال صاحب کو چیف جسٹس بنا دیا۔ اور آپ کو رہنے دیا۔ اس وجہ سے آپ کی میرے ساتھ مخالفت ہو گئی۔ آپ مجھ سے رنجیدہ رہتے آپ میرا کیس نہ سنیں۔ اپنی جگہ کسی اور کو بھجوا دیں۔ تاہم اس درخواست کے بارے میں چیف جسٹس مولوی مشتاق حسین صاحب نے زبانی فرمایا کہ اس درخواست کا فیصلہ میں اس وقت کروں گا جب سارے کیس کا فیصلہ سنایا جائے گا۔ اس کیس کے علاوہ ایک دو کیس تقریباً روزانہ گورنمنٹ کی طرف سے بھٹو صاحب کے خلاف موصول ہوتے۔ میں ان کیسوں میں نوٹس بنا کر کوٹ لکھپت جیل میں سروس کرانے جاتا۔ جب بھی میں نے نوٹس لینے کے لئے کہا اور نوٹس ان کو دیا انہوں نے پرے پھینک کر کہا۔ لے جاؤ نوٹس۔ ایک روز جب میں نوٹس دینے جیل گیا تو دیکھا ایک عورت جیل کے پہرہ داروں سے جھگڑ رہی تھی۔ میں نے غور سے دیکھا تو وہ بیگم نصرت بھٹو تھیں۔ میں نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگیں میں بھٹو صاحب کو ملنا چاہتی ہوں۔ مگر یہ لوگ مجھے اندر نہیں جانے دیتے۔ اس پر میں نے انہیں گیٹ کھولنے کے لئے کہا۔ گیٹ کھلنے پر ہم دونوں اندر گئے۔ بھٹو صاحب کو نیچے سپرنٹنڈنٹ جیل کے کمرے میں بلایا گیا۔ بیگم نصرت بھٹو سے ملوایا۔ حسب دستور نوٹس تعمیل کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے نوٹس نہ لیا............

طارق محمود سدھو

روشنی پیدا کرنے والے جاندار

جانداروں کی بے شمار انواع ایسی ہیں جن کے جسم سے روشنی خارج ہوتی ہے۔ یہ روشنی عموماً رات کے اندھیرے میں نظر آتی ہے۔ بعض جاندار روشنی کسی مقصد کے لئے پیدا کرتے ہیں اور بعض میں روشنی بغیر مقصد کے بائی پراڈکٹ (Biproduct) کے طور پر خارج ہوتی رہتی ہے۔ اکثر روشنی پیدا کرنے والے جانداروں میں بعض مخصوص اعضاء ہوتے ہیں جن کے اندر روشنی پیدا ہوتی ہے۔ دراصل روشنی کیمیائی تعاملات کا نتیجہ ہے یا دوسرے لفظوں میں مختلف مالیکیول آپس میں ملتے ہیں جن کے ملنے سے روشنی پیدا ہوتی ہے۔ روشنی پیدا کرنے کے لئے خاصی توانائی صرف کرنا پڑتی ہے۔ حقیقت میں روشنی کا پیدا ہونا توانائی کی تبدیلی کی شکل ہے یعنی ایک قسم کی کیمیائی توانائی دوسری قسم یعنی روشنی کی توانائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اگرچہ جگنو کی مثال روشنی پیدا کرنے والے جانداروں میں سب سے عام ہے لیکن بہت سے دوسرے جاندار بھی روشنی پیدا کرتے ہیں مثال کے طور پر چند بکٹیریا اور فنجائی بھی روشنی پیدا کرتے ہیں۔

ارتقائی لحاظ سے یہ جاندار روشنی پیدا کرنے والی ایک ہی نسل سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ یہ مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ جاندار بذات خود روشن نہیں ہوتے بلکہ ان میں روشنی پیدا کرنے والے اعضاء موجود ہوتے ہیں' سوائے چند بکٹیریا کے جو بذات خود روشن ہوتے ہیں۔

بہت سی شرق الہند کی مچھلیاں اپنی آنکھوں کے نیچے روشنی پیدا کرنے والے اعضاء رکھتی ہیں۔ ان اعضاء کے اندر روشنی پیدا کرنے والے بکٹیریا موجود ہوتے ہیں جو مسلسل روشنی پیدا کرتے ہیں۔ ان اعضاء کے اوپر ایک کالی جھلی موجود ہوتی ہے جس کو اوپر حرکت دینے سے روشنی نظر آنی بند ہو جاتی ہے لیکن اس سے مراد یہ نہیں کہ روشنی پیدا ہونی بند ہو جاتی ہے بلکہ روشنی تو پیدا ہوتی رہتی ہے صرف جھلی اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔

مختلف جانور رنگوں کی روشنی پیدا کرتے ہیں مثلاً سرخ' پیلی' سبز اور نیلی' بعض جانور مثلاً بیٹل کے لاروے دو مختلف رنگوں کی روشنیاں بھی پیدا کرتے ہیں' ان کے جسم کے دونوں اطراف سبز رنگ کی روشنی ایک قطار کی صورت میں پیدا ہوتی ہے جبکہ دو سرخ روشنیاں سر کے قریب پیدا ہوتی ہیں۔

جگنو کے اندر روشنی پیدا کرنے والے اعضاء کافی نمایاں ہوتے ہیں۔ ان اعضاء میں بکٹیریا نہیں ہوتے بلکہ خاص قسم کے مالیکیولوں کی آکسائیڈیشن کی وجہ سے روشنی پیدا ہوتی ہے۔ جگنو روشنی وقفوں وقفوں سے پیدا کرتا ہے۔ جگنو کا روشنی پیدا کرنا مخالف جنس کے کیڑے کو ملاپ کی خاطر اپنی طرف بلانا ہے۔ اس طرح وقفوں وقفوں سے روشنی کا پیدا کرنا اصل میں نظام اعصاب کے تابع ہوتا ہے۔ ان تمام جانداروں سے پیدا شدہ روشنی کو ٹھنڈی روشنی بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں حرارت کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔

گہرے سمندروں میں نہایت تاریکی میں رہنے والے جانور اپنی روشنی مختلف مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں مثلاً اپنی ہی نوع کے دوسرے جانوروں کی شناخت کے لئے یا اپنے شکار کے لئے کشش پیدا کرنے کے لئے یا اپنے دشمن سے بچاؤ کے لئے جبکہ فنجائی اور بکٹیریا میں روشنی کسی مقصد کے لئے پیدا نہیں کی جاتی بلکہ یہ روشنی بائی پراڈکٹ کے طور پر خارج ہوتی ہے۔

روشنی کا پیدا ہونا خامروں یا انزائم (Enzyme) کے زیر کنٹرول ہوتا ہے۔ خامرے ایسے مالیکیول ہوتے ہیں جو حیاتیاتی تعاملات کو حصہ لئے بغیر تیز کر دیتے ہیں اور بعض عمل اس کے بغیر وقوع پذیر نہیں ہوتے۔ یہ تمام جانداروں میں موجود ہوتے ہیں جس کی بے شمار اقسام ہیں۔ بکٹیریا اور فنجائی کو اگر مسلسل آکسیجن ملتی رہے تو وہ مسلسل روشنی پیدا کرتے رہتے ہیں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیلی وزیراعظم کا قتل

اسرائیل کے وزیراعظم یاتزک رابن کو ایک جنونی یہودی نے قتل کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مشرق وسطیٰ کا امن کا عمل غیر یقینی کے خطرات کا شکار ہوتا نظر آ رہا ہے۔ فوری طور پر مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کا عمل روک دیا گیا ہے۔

چند سال قبل جب اسرائیل میں عام انتخابات ہوئے تو مسٹر رابن کی پارٹی نے زمین کے بدلے امن کے اصول پر انتخابات جیتے اور اس کے ساتھ ہی فلسطینی تنظیم آزادی کے ساتھ مفاہمت کا وہ تاریخی عمل شروع ہوا جس نے نصف صدی کی دشمنی کو ختم کر کے اس علاقے میں امن کے قیام کا عمل شروع کیا گیا۔

پی ایل او کو اسرائیل میں فلسطینیوں کے دو علاقوں میں مقامی خود مختاری دے دی گئی وہاں پر فلسطینیوں کی حکومت قائم ہو گئی اور اسرائیلی فوج وہاں سے رخصت ہو گئی۔ یاسر عرفات اور مسٹر رابن نے امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن کی موجودگی میں ایک دوسرے سے ہاتھ ملائے۔ اس کے تھوڑے عرصے کے بعد شاہ حسین نے بھی اسرائیل سے امن کا معاہدہ کر لیا۔ امن کے عمل کا تیسرا مرحلہ ماضی قریب میں طے پایا جبکہ دریائے اردن کے مغربی کنارے کو خود مختاری دی گئی اور یہاں سے اسرائیلی فوج کا انخلاء شروع ہو گیا۔

امن کے اس عمل کو دونوں اطراف سے انتہا پسندوں سے خطرات درپیش رہے۔ فلسطینیوں کے انتہاپسندوں نے حماس اور جہاد گروپ نامی تنظیموں کے ذریعے اسرائیلی علاقوں میں بموں کے دھماکے کئے اور کئی اسرائیلیوں کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ جنونی یہودیوں نے بھی مسجد الخلیل میں بے دریغ فائرنگ کر کے بڑی تعداد میں فلسطینیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس کے علاوہ اکا دکا تصادموں کے نتیجے میں دونوں اطراف کے لوگ مرتے رہے۔

ان رکاوٹوں کے باجود اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر رابن اپنے حلیف شمعون پیریز کے ساتھ فلسطینی لیڈر یاسر عرفات امن کے سفر پر رواں دواں رہے۔ کئی بار رکاوٹیں پڑتی رہیں۔ جو کام چند مہینوں میں ہو جانے تھے ان کی تکمیل میں دو تین سال لگ گئے۔ شدید مشکلات کو دور کرنے میں امریکہ کی مداخلت کامیاب ثابت ہوتی رہی۔ اب اسرائیل میں نئے انتخابات کی تیاریاں تھیں۔ مسٹر رابن کو اندرون ملک حمایت بھی حاصل رہی اور شدید مخالفت بھی۔ ان کی مخالف اپوزیشن پارٹی امن کے عمل کی مخالف بھی رہی لیکن بحیثیت مجموعی امن کا عمل آگے بڑھتا ہی رہا۔

اب مسٹر رابن ایک جنونی یہودی کی گولی کا شکار ہوئے ہیں تو امن کے اس جاری شدہ عمل کو خطرات لاحق ہو رہے ہیں۔ مسٹر رابن کی پارٹی میں ان کی حمایت بے شک موجود تھی مگر اب انتقامی جذبہ میں ان کے مخالف فریق کے قوت پکڑنے کا بھی واضح امکان موجود ہے۔

فلسطینی آج بھی اسرائیل کے رحم و کرم پر ہیں۔ آج اگر اسرائیل خود مختاری کے علاقوں کو واپس لینا چاہے تو فلسطینی اتنی فوجی قوت کے مالک نہیں ہیں کہ اس کو بزور روک سکیں۔ لیکن کیا اسرائیلی جوش انتقام میں بڑھ جائیں گے یا ہوش کا دامن تھامے رہیں گے۔ ان میں سے کسی بات کے بارے میں حتمی تبصرہ ابھی قبل از وقت ہو گا۔ تاہم یہ بات خاصی واضح ہے کہ مسٹر رابن کے قتل سے امن کے اس عمل کو شدید دھچکا پہنچے گا۔

○○○

ایرانی گروپ- عراقی کردوں کی حمایت میں

کہتے ہیں کہ ایران کا حمایتی عسکری پسند گروپ عراق میں شمالی علاقے میں جہاں کردوں کو اقتدار حاصل ہے پہنچ گیا ہے اور اس بات سے امریکہ کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ امریکی کہتے ہیں کہ بدر بریگیڈ اپنے آپ کو شمالی عراق میں مستحکم کر رہا ہے۔ اور ہمیں اس کے نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے تشویش ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی بیرونی عنصر وہاں اپنے اثر کو بڑھائے اور شمالی عراق کی حیثیت کو غیر یقینی اور غیر مستحکم بنا دے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بدر بریگیڈ کی نفری پانچ ہزار ہے اور ان کا تعلق ایک شیعہ عراقی حزب اختلاف سے ہے جسے ایران کی حمایت حاصل ہے بغداد کی فوجیں شمالی عراق میں بے اثر ہو کر رہ چکی ہیں۔ ایسا اس وقت ہوا جب خلیج کی جنگ 1991ء میں ہوئی تھی۔ اس علاقے میں عراقی کردوں کے دو گروہوں میں مناقشات جاری ہیں۔ ان دو دھڑوں کے درمیان ایک وقت میں امریکہ نے صلح کرانے کی کوشش کی تھی۔

○○○

فلپائن کا طوفان

حال ہی میں فلپائن میں جو طوفان بادوباراں آیا اور سمندری طوفان نے تباہی مچائی اس کا نام انجیلا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے اور تقریباً ایک سو کے قریب ہلاک۔ اس طوفان کی تیزی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس کی رفتار ڈھائی سو کلو میٹر کے برابر تھی اور ایسا طوفان ایک عرصے سے فلپائن میں نہیں آیا تھا۔

○○○

جنوبی افریقہ- بلدیاتی انتخابات

جب سے جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کی پالیسی ختم کر کے سیاہ فام لوگوں کو اقتدار ملا ہے۔ اب پہلی دفعہ وہاں لوکل باڈیز کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ ان انتخابات کے متعلق یقینی طور پر کہا جا رہا ہے کہ اے۔ این۔ سی جو حکومتی پارٹی ہے کو بڑی زبردست فتح حاصل ہو گی۔ اس شذرہ کی اشاعت تک اس بات کا امکان ہے کہ انتخابات کے نتائج کا اعلان ہو گیا ہو۔ گذشتہ جمعہ کے روز تک کہا جاتا تھا کہ جملہ ووٹروں کی تعداد کا 67 فی صد اے این سی کے حق میں ووٹ ڈال چکا تھا۔ اور اس طرح 133 کونسلیں انہیں مل چکی تھیں۔ سابق صدر ایف۔ ڈبلیو۔ ڈی کلارک کی نیشنل پارٹی جس نے 1948ء میں نسلی امتیاز کی پالیسی کو جاری کیا تھا اور پچاس سال کے بعد خود ہی اسے ختم کر دیا۔ کو 28 کونسلوں کی سیٹیں ملیں۔ جبکہ آزاد امیدواروں نے 23 کونسلیں حاصل کیں۔ اس وقت تک نتائج پوری طرح سامنے نہیں آئے تھے۔

○○○

کولمبیا میں ایمرجنسی کا اعلان

کولمبیا میں ایک اہم سیاسی لیڈر کے قتل کے بعد وہاں کے صدر ارنسٹو سمپر نے ایمرجنسی کا اعلان کر دیا ہے۔ اس اعلان کے ساتھ سمپر کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ اسمبلی کی منظوری کے بغیر احکام جاری کر سکتے ہیں۔ اس طرح حفاظتی تدابیر کے لئے ان کے اختیارات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ جو سیاسی لیڈر ہلاک کیا گیا ہے اس کا نام ہے الوارو گومیز ارتارو۔ ان کی عمر 76 سال تھی اور وہ کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر تھے اور تین دفعہ انہوں نے صدارت کے لئے ناکام کوشش کی تھی۔ صدر نے کہا ہے کہ ایمرجنسی کے احکام جو جاری کئے گئے ہیں۔ ان کا اصل مطلب یہ ہے کہ حفاظتی تدابیر کو مستحکم بنایا جائے۔

○○○

اقوام متحدہ- زبانوں کا مسئلہ

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہاں استعمال کی جائے والی تمام زبانوں کو برابری کا درجہ دیا جائے۔ اس وقت انگریزی زبان سب سے آگے ہے۔ اس فیصلے کی حمایت فرانسیسی سپینش عربی اور روسی بولنے والے ممالک نے کی۔ اور انہیں سو ووٹ حاصل ہوئے جبکہ 29 ممالک نے کسی طرف ووٹ نہیں دیا۔ اس ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ سب کے ساتھ احترام کا سلوک ہونا چاہئے اور وہاں کے کام کرنے والوں کو ان زبانوں پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وہاں انگریزی عربی چینی سپینش فرانسیسی اور روسی زبانیں تو سرکاری زبانیں کہلاتی ہیں اور ورکنگ زبانیں بھی جبکہ فرانسیسی اور انگریزی ورکنگ زبانیں ہیں۔ ریزولیوشن کے ذریعے کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے تمام کارکنوں کو ساری زبانوں پر عبور ہونا چاہئے اور انہی میں سے کسی نہ کسی زبان میں انہیں کام کرنا چاہئے۔ امریکہ نے اس ریزولیوشن کی مخالفت کی اور کہا کہ اس طرح زبانوں میں الجھاؤ پیدا ہو گا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اقوام متحدہ زبانوں کا سکول ہے۔

○○○

اخبار الفضل قادیان 21- اگست 1930ء

ہماری تاریخ

21- اگست 1930ء کے الفضل صفحہ اول پر ایک خبر درج ہے۔

27- جولائی 1930ء سے خان ذوالفقار علی خان صاحب کو ان کی خدمات سے سبکدوش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کی خدمات کی رام پور سٹیٹ کو ضرورت ہے اس موقعہ پر میں خان صاحب کی ان خدمات سلسلہ کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جو انہوں نے دس سال تک باوجود پیرانہ سالی کے ادا کیں۔ 1918ء میں جبکہ میں نے وقف زندگی کا اعلان کیا تھا۔ چوہدری نصراللہ خان صاحب (-) اور خان صاحب دونوں نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ چوہدری صاحب نے اپنی وفات تک اخلاص سے کام کیا جو آئندہ نسلوں کے لئے بطور نمونہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ نوجوانوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خان صاحب نے بھی نہایت عسرت سے گذارہ کر کے جس اخلاص سے کام کیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی قدر کرے گا اور ان کی یہ قربانی ضائع نہیں جائے گی۔ اور وہ میری اجازت اور میرے منشاء کے مطابق رام پور جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں وہاں بھی سلسلہ کی خدمات کی توفیق عنایت فرماتا رہے۔ ان کی جگہ فی الحال چوہدری فتح محمد صاحب کو ناظر اعلیٰ کا چارج دیا جاتا ہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محمد شفیع صاحب دارالنصر غربی ربوہ کے مثانہ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ قانتہ سلیم صاحبہ آف لاہور اہلیہ مکرم سلیم احمد مبشر صاحب شدید بیمار ہیں اور بغرض علاج بیرون ملک لے جانے کا ارادہ ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ صرہ حنیف صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کا رسولی کا آپریشن مورخہ 95-11-6 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ آپریشن کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم مسرور احمد منور صاحب دارالعلوم غربی الف ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 15 جون 1995ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت بچے کا نام وقار احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ربوہ کا پوتا اور مکرم خلیل احمد صاحب (وفات یافتہ) ربوہ کا نواسہ ہے بچہ وقف نو شامل ہے اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم وحید احمد صاحب ربوہ کو خدا تعالیٰ نے 95-10-30 کو بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود مکرم عنایت اللہ صاحب دارالیمن شرقی کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام ولید احمد تجویز ہوا ہے۔ بچے کے خادم دین اور نیک ہونے کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شیخ مظفر احمد صاحب معلم وقف جدید (نواب شاہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 95-10-18 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

کامیابی

○ عزیزہ عائشہ محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب نے امسال پشاور بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے کمپیوٹر پروگرامنگ کے ایک سال کے ڈپلومہ امتحان میں خدا کے فضل سے پورے صوبہ سرحد میں اول پوزیشن حاصل کی ہے اس نے اس سال B.Sc. کمپیوٹر سائنس کا امتحان بھی دیا ہوا ہے۔ عزیزہ کی مزید دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ بابت ترکہ مکرم ریاض احمد صاحب وغیرہ)

امۃ الرؤف صاحبہ C/O مکرم سعید الدین صاحب سعدی آف پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ جہلم نے درخواست دی ہے کہ میرے دو بھائی مکرم ریاض احمد صاحب اور مکرم عبد السلام صاحب اور ایک بہن مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ تینوں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 9/3 برقبہ ایک کنال محلہ دارالنصر غربی ربوہ میں سے ان کا حصہ میرے نام منتقل کیا جائے۔ ان کے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) تفصیل ورثاء مکرم ریاض احمد صاحب

(i) مکرمہ قمر النساء صاحبہ (بیوہ)

(ii) مکرم شاہد حسین صاحب (بیٹا)

(iii) مکرم عابد حسین صاحب (بیٹا)

(iv) مکرمہ شاہدہ صاحبہ (بیٹی)

(v) مکرمہ شمیم صاحبہ (بیٹی)

(vi) مکرمہ ناہید صاحبہ (بیٹی)

(vii) مکرمہ ثمینہ صاحبہ (بیٹی)

(viii) مکرمہ صوفیہ صاحبہ (بیٹی)

(2) تفصیل ورثاء مکرم عبد السلام صاحب

یہ اپنی شادی سے قبل ہی وفات پاگئے تھے۔

(3) تفصیل ورثاء مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ

ان کا صرف ایک بیٹا ہے۔ جس کا نام اشرف محمود ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

○ (مکرمہ شازیہ نصیر صاحبہ بابت ترکہ مکرم خلیل احمد صاحب)

مکرمہ شازیہ نصیر صاحبہ مقیم اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم خلیل احمد صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب گول بازار ربوہ بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کی جائیداد ایک مکان اور اس کے سامنے دو عدد دو کانوں پر مشتمل ہے۔ جو قطعہ نمبر 5/4 واقع دارالصدر (برقبہ دس مرلے) گول بازار ربوہ پر تعمیر شدہ ہیں۔ ورثاء میں یہ جائیداد شرعی حصص کے مطابق تقسیم کردی جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)

(2) مکرمہ امۃ المجید صاحبہ (بیٹی)

(3) مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)

(4) مکرم حمید احمد صاحب (بیٹا)

(5) مکرم عزیز احمد صاحب (بیٹا)

(6) مکرمہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 15-نومبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-30 تلاوت
4-45 درس حدیث
5-00 یوروفائل
5-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 40 حصہ دوم
6-00 خبریں
6-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- کپڑے سینے کی کلاس پیرھن
7-00 کلام الٰہی کلاس- ترجمہ کلام الٰہی نمبر 94
8-00 نظم
8-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی دینی آداب- از امام عطاء المجیب صاحب راشد نمبر 4
8-40 قصیدہ
8-50 لقامع العرب
9-50 کل کے پروگرام

جمعرات 16-نومبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-30 تلاوت
4-45 درس ملفوظات
5-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
5-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر 41 حصہ اول
6-00 خبریں
6-30 اراؤنڈ دی گلوب
7-00 کلام الٰہی کلاس- ترجمہ کلام الٰہی- نمبر 95
8-00 نظم
8-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی بیت بازی لجنہ ربوہ
8-30 چلڈرن کارنر
9-00 لقامع العرب
9-50 کل کے پروگرام

بقیہ صفحہ 1

دکھاؤں۔ اس راہ میں مصیبتیں ہیں، کوششیں ہیں، قربانیاں ہیں، جب ایک چیز کو رگڑ کے صاف کیا جاتا ہے تکلیف پہنچتی ہے۔ شیشہ شور مچائے یا نہ مچائے مگر انسان جب اپنے آپ کو صیقل کرتا ہے تو اس کا نفس ہر قدم پر کراہتا ہے، ہر صفائی کرنے والے ہاتھ کی حرکت سے اس کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ پس یہ کوئی آسان کام نہیں جو گوشئہ تنہائی میں جاکر ذکر الٰہی سے نصیب ہو جائے۔ ذکر الٰہی وہ ہے جو گوشئہ تنہائی سے آپ کی ذات کو باہر نکالتا ہے اور آپ خدا کی اس شان کے مظہر بننے لگے ہیں کہ (-) میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا (-) پس میں نے ارادہ کیا کہ میں پہچانا جاؤں اور ظاہر ہوں۔ تب خدا فرماتا ہے کہ میں جلوہ گر ہوا ہوں اور پھر میں پہچانا گیا۔

تو یہ جو عمل ہے یہ اسماء الٰہی پر غور کرنے اور ان کو اپنی ذات میں جاری کرنے کے ساتھ اس طرح ظاہر ہوتا ہے۔ جہاں جہاں صفت باری تعالیٰ آپ کی ذات میں واقعتہً "وجود کا حصہ بن جائے وہاں وہ ابھر کر سامنے آجاتی ہے۔ دوسری ملتی جلتی تمام انسانی صفات کو دبا لیتی ہے۔ ان کا کوئی بھی وجود باقی نہیں رہتا اور ایک خدا نما وجود انسان کی ذات میں ابھرنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس مضمون سے جیسا کہ حق ہے اسی طرح فائدہ اٹھائیں۔ محض ذہنی چسکے نہ ہوں کہ آج بہت عرفان کی باتیں سنیں۔ وہ عرفان جو عرفان الٰہی ہے اس کے نتیجے میں تو ذات میں پاک تبدیلیاں ہوا کرتی ہیں وہ تبدیلیاں مقصود ہیں وہ مقصود ہونی چاہئیں ورنہ تو پھر محض مجلس کے قصے ہیں اس سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

(از خطبہ 7-اپریل 1995ء)

بقیہ صفحہ 5

جبکہ بعض جانور ایسے ہیں جن سے وقفوں وقفوں سے شعلہ نما روشنی اس وقت نکلتی ہے جب ان کے روشنی پیدا کرنے والے اعضاء کو تحریک پہنچائی جائے۔ روشنی پیدا کرنے والے نظام میں دو اجزاء نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ ایک لیوسی فیرن جو ایک قسم کی فوٹو پروٹین (Photoprotein) ہے اور دوسرا اس پر عمل کرنے والا خامرہ لیوسی فریز (Luciferase) ہے۔ یہ مالیکیول مختلف جانداروں کی انواع میں مختلف ہوتے ہیں۔ ان مالیکیولوں کو جگنو میں سے علیحدہ کر کے ان کا مطالعہ بھی کیا گیا ہے۔ اگر ان مالیکیولوں کو ایک ٹیسٹ ٹیوب میں ڈال کر اس میں میگنیشم اور توانائی کے مالیکیول A.T.P ڈالے جائیں تو مصنوعی روشنی ٹیوب میں پیدا ہوگی۔ یہ مالیکیول چونکہ آکسیجن کی موجودگی میں کام کرتے ہیں اس لئے اسے آکسیڈیشن کا عمل کہا جاتا ہے۔ اس عمل میں توانائی درکار ہوتی ہے جو A.T.P سے حاصل ہوتی ہے۔ دراصل لیوسی فیرن اور لیوسی فریز کے ساتھ توانائی کے مالیکیول A.P.T کے آکسیجن کی موجودگی میں ملنے سے 'ATP کی کیمیائی توانائی روشنی کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ اس کے فوراً بعد زیادہ توانائی والے A.T.P کم توانائی والے AMP کے مالیکیولوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ لیوسی فیرن اور لیوسی فریز بھی علیحدہ ہو کر جاتے ہیں۔ یہ عمل دہرانے سے روشنی پیدا ہوتی رہتی ہے اور جسم میں نئے ATP بنتے رہتے ہیں۔ روشنی پیدا کرنے والے اعضاء نظام اعصاب کے ذریعے کنٹرول کئے جاتے ہیں اور ان اعضاء کو نظام اعصاب کے ذریعے ہی تحریک پہنچائی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بجلی کے بلوں میں سوا دو سو فیصد اضافہ بیوروکریسی کی سازش تھی۔ چوری شدہ بجلی کی قیمت بھی صارفین پر ڈالی جاتی ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ عوام میری طاقت ہیں۔ میں واپڈا کو ہدایت کر رہی ہوں کہ آئندہ ماہ گھریلو یا کمرشل صارفین کے لئے بجلی کے بل دوگنے یا تین گنے نہیں آنے چاہئیں۔ قیمت میں اضافہ 8 سے 22 فیصد تک ہونا چاہئے جس کی منظوری کابینہ نے دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں دیکھوں گی کہ بجلی کے بل کس طرح زیادہ آتے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ میں بھی مہنگائی سے پریشان ہوں۔ لیکن یہ راتوں رات ختم نہیں ہوگی۔ پٹرولیم کی قیمت اس لئے بڑھانی پڑی کہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں تیل مہنگا ہو گیا۔ نواز شریف نے ایک سال میں روپے کی قیمت نو فیصد کم کی۔ ہم نے دو سال میں سات فیصد کم کی۔ نواز دور میں ڈالر 20 سے بڑھ کر 32 روپے ہوا۔ ہمارے دور میں 35 کا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سٹیٹ بینک کے گورنر کو ہٹایا نہیں جا رہا۔ ایسی خبریں اپوزیشن چھپواتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے دورے سے ایران اور پاکستان کے درمیان سرد مہری ختم ہو گئی ہے۔ دونوں ملک اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ افغانستان کے فردعی واقعات سے دوستی متاثر نہیں ہوگی۔

○ بھارتی الیکشن کمیشن نے مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کرانے سے انکار کر دیا ہے۔ وزیراعظم نرسیمہا راؤ کی حکومت کی الیکشن کرانے کے متعلق سفارش بھی مسترد کر دی۔ الیکشن کمیشن بھارت کا نیم خود مختار ادارہ ہے اس کے ارکان نے متفقہ طور پر قرار دیا ہے کہ ابھی وادی میں ایسے حالات نہیں کہ الیکشن کرائے جا سکیں۔ اس وقت آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کسی صورت میں ممکن نہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ دونوں ڈاکو ہیں۔ عوام کے منتخب نمائندے بے ایمان ہیں۔ عدلیہ بیوروکریسی اور پولیس سمیت تمام ادارے تباہ ہو چکے ہیں۔ ملک ظالموں کی گرفت میں ہے۔ اب کوئی دروازہ نہیں جہاں انصاف کے لئے دستک دی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال اسلامی تحریک میں سرحد سندھ بلوچستان اور پنجاب سمیت پورا ملک شریک ہوگا۔ یہ خالص اسلامی تحریک ہوگی۔ دیوبندی بریلوی اہلحدیث شیعہ اور سنی ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اسلام دشمن لوگ ان علماء کے اتحاد ملی یکجہتی کونسل کو توڑنے کی سازش کر رہے ہیں۔ ہم تیاری کر رہے ہیں قوم بھی تیاری کرے۔ 31- مارچ 1996ء تک ملک بھر میں ہر سطح پر محلہ کمیٹی' جہاد کمیٹی' اصلاحی یا انقلابی کمیٹیاں قائم ہو جائیں گی۔

○ امیر جماعت اسلامی نے دعویٰ کیا ہے کہ قوم نے مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دونوں کو دیکھ لیا ہے اب صرف جماعت اسلامی ہی قوم کو مسائل سے نکال سکتی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سیاسی انقلاب کروٹیں لے رہا ہے۔ میدان عمل میں کود پڑنے کا وقت آ گیا ہے۔ حکمران نوشتہ دیوار پڑھ لیں۔ عوام کے صبر کا بندھن ٹوٹنے والا ہے۔ پیپلز پارٹی کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ بے نظیر اور زرداری کو پیرس بھاگنے نہیں دیں گے۔ ہم اب تک سیاسی و اقتصادی طور پر غلام ہیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ کشمیری عوام پاک بھارت تنازعہ میں یرغمال بن کر رہ گئے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے عوام کو سفاکانہ ظلم کا سامنا ہے۔ ان کا مطالبہ صرف حق خودارادیت کا حصول ہے۔ دولت مشترکہ کو اس میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ مسئلہ کشمیر کے باعث ہی بھارت اسلحہ اور میزائیل کے انبار لگا رہا ہے۔ پاکستان اس دوڑ کا نہ تو ذمہ دار ہے اور نہ اس میں شامل ہونے کا متحمل ہو سکتا ہے۔ آک لینڈ (نیوزی لینڈ) میں دولت مشترکہ ممالک کے سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان بھارت سے بامقصد مذاکرات کرے۔ انتخابات کا ڈھونگ رچا کر مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر سکتا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ایک مڈ ٹرم الیکشن کے سوا بحران کا کوئی حل نہیں۔ ان سے ایک اخبار نویس نے سوال کیا کہ کیا فوج اپنا کردار منصفانہ اور آئینی انداز میں کر رہی ہے۔ مسٹر نواز شریف نے جواب دیا آپ خود فیصلہ کر لیں۔

○ پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد مسٹر شہباز شریف اسیری میں بدستور علیل ہیں۔ ان کو ادویات مہیا نہیں کی گئیں۔

○ سکھر میں نواز شریف کے جلسے پر جیالوں نے حملہ کر دیا۔ تاہم جوابی کارروائی پر وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ حکومت نے سکھر میں مسلم لیگ یوتھ کنونشن کو ناکام بنانے کے لئے قافلوں کو روکا اور گرفتاریاں کیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے رابطہ عوام مہم شروع کر دی ہے۔ اس میں پیدل مارچ بھی ہوں گے۔ وہ بہاولپور کے قریب خطاب کریں گے۔ اس کے علاوہ دیپالپور ہمبڑیال اور پشاور بھی خطاب کریں گے۔

○ سوئی کے علاقے کا تنازعہ طے کرنے کے لئے گورنر بلوچستان لیفٹیننٹ جنرل عمران اللہ خان کی طرف سے نواب اکبر بگٹی کو بات چیت کی پیشکش کی گئی ہے۔ گورنر نے کہا کہ ہم کسی ایک فریق کے حامی یا مددگار نہیں۔ بگٹی کے جو آدمی سوئی سے نکال دیئے گئے ہیں انہیں بحال کر دیا جائے گا۔

○ بلوچستان کے وزیر خزانہ نے بتایا ہے کہ گورنر بلوچستان سوئی کے معاملات کی نگرانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کوئلے پر ٹیکس کی وجہ سے نصف سے زیادہ کانیں بند ہو چکی ہیں۔

○ گورنر بلوچستان نے بتایا ہے کہ بلوچستان کے صرف 6 فیصد حصہ پر ملک کا قانون نافذ ہے۔

○ کراچی میں پیپلز پارٹی کے کارکن سمیت 5- افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے پنجاب کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ 'یقین دلائیں کہ آپ ہمیں محب وطن سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا' پنجابی بھائیو ہمیں غدار مت سمجھو۔ ہم محب وطن ہیں۔ نہ ہم نے بھارت سے کنفیڈریشن کی بات کی اور نہ ہم دو قومی نظریہ کے خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جاگیردار' جرنیل' بیوروکریٹ اور سرمایہ دار' بنگالیوں کے بعد اب مہاجروں کے خلاف ہو گئے ہیں۔

○ ایک زمیندار نے مونجی چرانے پر تین کم سن بچوں کو ہلاک کر دیا۔

○ جھنگ سے لاہور آنے والی بس مسافر میں دس لاکھ روپے کا ڈاکہ ڈالا گیا۔ 5 مسلح ڈاکوؤں نے بس میں سوار ہو کر اسلحہ نکال لیا اور بس کو ویرانے میں لے جا کر ایک گھنٹہ تک مسافروں کو لوٹتے رہے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مسٹر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ہی کرائے جا سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مڈ ٹرم الیکشن کا کوئی جواز نہیں۔

○ ایشیائی ترقیاتی بینک نے پاکستان کے لئے 18 کروڑ 26 لاکھ ڈالر کے قرضے کی منظوری دے دی ہے۔

لاہور کے خریداران
متوجہ ہوں

○ لاہور کے جو خریداران بذریعہ ایجنٹ روزنامہ الفضل ہاکر صاحبان سے خریدتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مینجر الفضل کو مطلع کریں کہ انہیں پرچہ وقت پر یا کس قدر تاخیر سے ملتا ہے۔

(مینجر)

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

فرائض کی ادائیگی
خواہ دینی ہو یا دنیاوی دل کو سکون بخشتی ہے
فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے۔
حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کریں
صبح سویرے اٹھیں، ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں
کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں۔ تیل کی
تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے
نہائیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

تریاق اٹھرا 20/- ،40/- ،200/-
نورِ نظر کورس 625/-
اکسیر معدہ 10/- ،20/-
قندِ شفاء 2/- ،15/-
زدجام عشق 30 گولی 350/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون: 04524-211538